مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

وحی نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سچا اَور منافقین کو جھوٹا قرار دیا

شہداء میں زیادہ تعداد اَنصار کی ہے۔ اَنصار کی تین نسلوں کے لیے دُعاء

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 62 سائیڈ B   1986 - 10 - 17)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرتِ آقائے نامدار ﷺ کے صحابی ہیں حضرت زید ابن اَرقم اَنصاری یہ کہتے ہیں کہ اَنصار نے ایک دفعہ عرض کیا کہ اے اللہ کے سچّے نبی لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ ہر نبی کے ساتھ رہنے والے پیچھے چلنے والے ہوتے ہیں وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ اور ہم نے جناب کی پیروی کی ہے فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا[1] دُعاء یہ فرمائیے ہمارے لیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جو آگے آنے والے ہمارے پیروکار ہیں اُن کو ہم میں کرے یعنی وہ اِسی راستے پر چلیں رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کی یہ بات سن کر واقعی دُعاء فرمادی۔

بخاری شریف میں ایک واقعہ آتا ہے اُس میں بھی یہی زید ابن اَرقم ہیں رضی اللہ عنہ اَور یہ واقعہ آتا ہے سورۃ المنافقون کی تفسیر میں، اِن کا یہ قصّہ ہوا تھا کہ یہ عبداللہ بن اُبی (رئیس المنافقین) تھا (غزوۂ تبوک یا غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر) اِس نے یہ جملے کہے تھے لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ اگر ہم مدینہ شریف لوٹ

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۱

کر گئے لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ تو جو زیادہ غلبے والا ہے جو عزیز ہے یعنی غالب ہے وہ چھوٹوں کو ذلیلوں کو ضرور نکالے گا، مطلب تھا کہ ہم اگر مدینہ منورہ لوٹ گئے تو اِن مسلمانوں کو نکال دیں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ عزت تو اَصل میں اللہ ہی کی ہے اَور اُس کے رسول ﷺ ہی کی ہے یعنی نکلنا تو اُنہیں (منافقین کو) ہی پڑے گا۔ اِنہوں نے جب یہ بات سُنی تو رسول اللہ ﷺ کو بتلائی، رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو بُلا کر دریافت فرمایا ہوسکتا ہے کہ عبداللہ ابن اُبی کو خود ہی بُلا لیا ہو تو اُنہوں نے قسمیں کھالیں کہ یہ بات نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ اِن سے خفا ہوگئے، ناراض ہونا اَور بات ہے خفا ہونا اَور بات ہے خفا ہوگئے، یہ کہتے ہیں کہ میرے چچا نے کہا کہ تم یہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں جھوٹا قرار دیں اَور خفگی ذہن مبارک میں آئے کَذَّبَكَ وَ مَقَتَكَ ۔ کہتے ہیں میں بہت زیادہ پریشان رہا، اِس سے زیادہ پریشانی کیا ہوسکتی ہے اُن کے لیے کہ جتنی یہ بات پریشان کُن تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے ذہن مبارک میں اِن کی طرف سے خفگی ہوگئی۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی قرآنی تائید :

لیکن چند ہی روز گزرے تو یہ آیتیں اُتریں اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں اللہ کے سچے رسول ہیں آپ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں یقیناً آپ خدا کے رسول ہیں وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں شہادت دیتے ہیں کہ منافقین یقیناً جھوٹے ہیں یہ دعویٰ جو کرتے ہیں یہ قسمیں جو کھاتے ہیں اَور اِنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اِتَّخَذُوْآ اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً تو قسمیں کھالیتے ہیں جان بچ جاتی ہے۔ یہ آیتیں اُتریں اَور وہ آیت بھی جو گزری کہ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ جو حضرت زید اِبن اَرقم اَنصاری رضی اللہ عنہ نے سُنی تھی بات، اُس کی تصدیق قرآنِ پاک میں آگئی۔ یہ واقعہ اِن کا ہے اَور اِن کی فضیلت ہے یہ، تو یہ سچے ثابت ہوگئے رسول اللہ ﷺ نے پھر اِن کو بُلایا اَور منافقین کے مقابلہ میں اِن کی تصدیق فرمادی۔[۱]

---

[۱] بخاری شریف ص ۷۲۷

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کا دُکھ، یزید کے ہاتھوں اہلِ مدینہ کی پامالی اَور قتلِ عام :

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت آتی ہے اُس میں یہی کلمات ہیں اِس کے قریب معنٰی والے، وہ یہ فرماتے ہیں کہ میں بصرے میں تھا یا کہیں اَور تھا مدینہ شریف میں نہیں تھے اُن کو اِطلاع پہنچی کہ یزید ابنِ معاویہ نے مدینہ منورہ میں حملہ کرکے اِس اِس طرح سے لوگوں کو وہاں کے ختم کیا ہے، لڑائی تو رہی ہے ایک ہی دِن اَور مدینہ شریف کو یزید کے لشکر نے لڑکر فتح کر لیا لیکن بعد میں جو محلے محلے کوچے کوچے سے آدمی آئے اَور اُن سے بات کی اُن کو بُلا یا بُلا کر اُن سے عہد لیا یزید کی وفاداری کا اِن الفاظ سے کہ ہم اُس (یزید) کے غلام ہیں عبید ہیں اَور جو نہیں یہ بات کہتا تھا اُس کو وہ مار دیتا تھا اِس طرح ہزار ہا آدمی اُس نے شہید کیے شہید ہونے والوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں اَور تابعین رحمہم اللہ تو ہیں ہی ہیں سب ہی تابعین تھے تقریبًا۔

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کو وہاں (دُور مدینہ سے باہر) اُن کی تفصیلات معلوم ہوئیں تو بڑے غمزدہ ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بَلَغَهٗ شِدَّةُ حُزْنِیْ کہ زید اِبن اَرقم کو میرے غم کی شدت کی اِطلاع پہنچی۔

نبی علیہ السلام کی اَنصار کی تین نسلوں کے لیے دُعا :

تو اُنہوں نے مجھے ایک بات لکھی خوشخبری کی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ دُعاء سُنی ہے آپ نے یہ دُعاء دی تھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ [1] خداوندِ کریم اَنصار کی بخشش فرما اُن کی اَولاد کی بخشش فرما اَور اُن کی اَولاد کی اَولاد کو بھی بخش دے تین پشتوں تک کے لیے دُعاء رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے فرمائی ہے۔ تو ایک مسلمان کے لیے اِس سے بڑی تسلی کی چیز کوئی نہیں ہو سکتی کہ اُس کے اِس دُنیا سے جانے والے رشتے داروں کے بارے میں یہ پتا چل جائے کہ یہ خیریت سے ہیں وہاں اُس عالَم میں تو اَنجام بہتر ہوا اِن کا، اِس لیے اَگر کسی آدمی کی موت بہت اچھی ہوتی ہے جس کو دیکھنے والے بھی محسوس کر لیں کہ بہت اچھی موت ہوئی ہے تو اُنہیں اُس کی موت کا غم نہیں رہتا غم میں کمی آتی ہے۔

ایک عجیب واقعہ :

بعض اَموات ایسی عجیب ہوتی ہیں بزرگوں میں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک صاحب گئے تعزیت کرنے اُن کے عزیز کی تو اُس نے کہا کہ تعزیت تو آپ بعد میں کریں پہلے اِن کی موت کا قصہ سُن لیں، انہوں

---

[1] بخاری شریف ص ۷۲۸ و مشکوۃ شریف ص ۵۷۷

نے پھر سُنایا کہ موت کے وقت اُنہوں نے پانی مانگا ہم پانی لے کر آئے تو اُنہوں نے کہا کہ میں نے پی لیا ہے ہم نے کہا کس نے پلایا ہے، پانی تو لے کر میں آرہا ہوں تو اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پلایا ہے پھر اُن کا اِنتقال ہوگیا تو اَب اُن کی جو وفات ہوئی ہے اُس وفات کا صرف یہ اَفسوس رہ گیا کہ اَب رہتی دُنیا تک ملنا نہیں، باقی تو اُس کا اِیمان پر خاتمہ وہ نمایاں طرح سے محسوس ہوتا تھا۔

تو ایسی طرح سے تسلی کے لیے یہ کلمات اِستعمال کیے حضرت زید ابنِ اَرقمؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بشارت دی ہے کہ اَنصار اَور اَنصار کے بیٹے اَور اَنصار کے پوتے یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ اِن کو بخش دے تو جو مارے جانے والے تھے شہید ہونے والے تھے یزید کے لشکریوں کے ہاتھوں وہ یا اَنصار تھے یا اُن کی بیشتر اَولاد تھی یا اَولاد کی اَولاد تھی یہی زمانہ تھا اِس سے آگے کی نسلیں نہیں تھیں۔ اُن (حضرت اَنسؓ) سے پوچھا گیا کہ یہ کون ہیں زید ابنِ اَرقم؟ اُنہوں نے کہا کہ یہ وہ آدمی ہیں یہ وہ صحابی ہیں کہ جن کے کان کی بات کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی صَدَّقَ اللّٰہُ بِاُذُنِہٖ اللہ تعالیٰ نے اُن کے کان کی تصدیق کی کہ اُنہوں نے جو سُنا تھا وہ صحیح تھا اَور جو منافقین نے آکر بیان دیا حلفی وہ غلط تھا۔

اُس میں ایک بات اَور ثابت ہوتی ہے کہ اَنصار تو ہوئے صحابی اُن کی اَولاد سے مراد وہ اَولاد ہے جو رسول اللہ ﷺ کے دُنیا سے رُخصت ہونے کے بعد پیدا ہوئی کیونکہ وہ صحابی نہیں تابعی ہیں اَور اُن کے بھی بعد جو اَولاد دَر اَولاد ہے وہ وہ ہیں کہ جنہوں نے صحابہ کو بھی نہیں دیکھا تابعین کو صرف دیکھا ہے تبع تابعین ہوئے وہ، تو تبع تابعین میں تو آجاتے ہیں تقریبًا سارے ہی اِمام۔

اَنصاری زیادہ تعداد میں شہید ہوئے :

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پورے عرب میں اَیسا قبیلہ نہیں ہے کہ جس میں سب سے زیادہ شہید ہوں، قیامت کے دِن شہداء اُٹھیں سوائے اَنصار کے [1]، تو شہداء میں اَنصار کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آخرت میں ہمیں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعاء...

❁ ❁ ❁

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۱